

پیش لفظ

رضا علی عابدی کا شمار اردو ادب کے ان چند ادیبوں اور تخلیق کاروں میں ہوتا ہے جنہوں نے ادب کی مختلف اصناف پر طبع آزمائی کی ہے۔ وہ کثیر الجھت ادبی شخصیت کے حامل ہیں انہوں نے سفر نامے، افسانے، خاکے اور صحافتی کالم وغیرہ بھی کچھ لکھے ہیں مگر انہیں سفر نامے کی دُنیا میں ایک خاص اہمیت و مقبولیت حاصل ہے۔ ان کے سفر نامے اور افسانے اور ادیبیات میں بھی ایک امتیازی و انفرادی مقام رکھتے ہیں۔

رضا علی عابدی کی ادبی تخلیقات میں سفر ناموں اور افسانوں کا بڑا حصہ یقیناً ہے لیکن ان کی شہرت صرف سفر نامہ نگاری تک ہی محدود نہیں بلکہ وہ ایک اچھے کالم نگار، افسانہ نگار، محقق اور مورخ کی حیثیت سے بھی کامیاب نظر آتے ہیں۔ حالانکہ عام طور پر ایسا کم ہی ہوتا ہے کہ ایک اچھا افسانہ نگار اور سفر نامہ نگار ایک گہری نظر رکھنے والا محقق اور صحافی بھی ہو لیکن رضا علی عابدی نے ادب کی جس صنف پر قلم اٹھایا اس پر اپنی شخصیت کے گہرے نقوش ثبت کیے اور اپنی تخلیقی مہارت اور فنی انفرادیت سے اسے نئی سمت و رفتار عطا کی ہے۔

رضا علی عابدی جیسے قد آور ادیب اور فکشن نگار جنہوں نے بیک وقت افسانہ نگاری، سفر نامہ نگاری، تحقیق، تاریخ اور صحافت میں غیر معمولی فنکاری کا ثبوت دیا ہے لیکن پاکستان میں ابھی تک ان کے صرف افسانوں پر کوئی تحقیقی کام نہیں ہوا ہے۔ جوان کی شخصیت کے ساتھ ان کے افسانے کے ادبی فکر و فن کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتا ہو جس میں صرف ان کی افسانہ نگاری کی مجموعی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہو۔ میرا تحقیقی مقالہ ”سید رضا علی عابدی کی افسانہ نگاری“ اسی کمی کی تکمیل کی ایک حقیر کوشش ہے۔ یہ مقالہ چار ابواب پر مشتمل ہے۔ ان تمام ابواب کے ذریعے رضا علی عابدی کی فنی، فکری اور ادبی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پہلا باب ”اردو افسانے کی روایت“ ہے جس میں رضا علی عابدی سے ما قبل اردو افسانہ، آغاز و ارتقا، ادوار، رمحانات اور اس کی صورتِ حال پر ایک طائرانہ نظر ڈالی گئی ہے۔ دوسرا باب میں رضا علی عابدی کے سوانحی حالات اور

اب تک منظر عام پر آنے والی ان کی مختلف تصانیف کا تعارف پیش کیا گیا ہے۔ تیرے باب میں رضا علی عابدی کے فکری شعور کو کھوجتے ہوئے ان کے انسانوں کا فکری مطالعہ پیش کیا گیا ہے کیونکہ تخلیقِ فن کے لیے فن کار کو بہت سے مراحل طے کرنے پڑتے ہیں۔ فن کار کا دور بین نگاہ اور حساس ذہن کا مالک ہونے کی بنا پر ہر حادثے و واقعہ سے متاثر ہونا ایک فطری امر ہے۔ رضا علی عابدی بھی ایک باشور فن کار ہیں۔ ان کا ذہن غورو فکر کے دروازہ کرتا ہے۔ جب مواد پک کر تیار ہو جاتا ہے تو وہ تیار مواد تخلیقی صورت اختیار کر کے افسانہ کی صورت میں نمودار ہوتا ہے اور ان کے متجسس ذہن کو قرار مل جاتا ہے۔ رضا علی عابدی نے اپنے گرد و پیش کے ماحول کا بہ نظر غائر مطالعہ کیا اور معاشرے میں موجود بے روزگاری، استھان اور دیگر مسائل و معاملات کا باریک بینی سے تجزیہ کر کے افسانوی رنگ میں پیش کیا۔ چوتھا باب انسانوں کے فنی مطالعے پر مشتمل ہے جس میں ان کے انسانوں کے فن و اسلوب اور ان کی تکنیکی خصائص پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ مقالے کے آخر میں محکمہ کے تحت رضا علی عابدی کی افسانوی خدمات اور مقالے کے مباحث سے برآمد ہونے والے نتائج پیش کیے گئے ہیں۔ مقالے کے آخر میں کتابیات بھی درج ہیں۔ کتب و رسائل، اخبارات اور دیگر ماذرات کو کتابیات کے ضمن میں ترتیب سے پیش کیا گیا ہے۔ مقالہ ہذا کی تکمیل و تکمیل میں اگرچہ محنت سے کام لیا گیا ہے۔ اس کے باوجود تحقیق و تقدید کی دُنیا میں نت نئے پہلو سامنے آتے رہتے ہیں اور یہ عمل جاری و ساری رہتا ہے جس میں اصلاح و اضافے کی بہرحال گنجائش باقی رہتی ہے۔ خطا کار سے خطا نہ ہو یہ کیوں کہ ممکن ہے ہذا پیش نظر مقالے میں بھی اس سے انکار ممکن نہیں۔

آج جب طویل مسافت کے بعد اپنی منزل کے قریب پہنچ رہا ہوں تو کئی اشخاص کا شکریہ واجب ہے۔ اس سلسلہ میں، میں اپنے محترم استاد و نگرانِ مقالہ ڈاکٹر سفیر حیدر کا بے حد ممنون ہوں جن کی بھرپور شفقت اور مخلصانہ رہنمائی، مسافتوں کے کٹھن گرد سفر میں تازہ حوصلوں اور ہمتوں سے نوازتے رہے۔ اگر ان کی خصوصی توجہ اور پیغم حوصلہ افزائی اس تحقیق کے سنگ ہائے گراں میں زار را نہ بنتی تو یہ سفر احسن طریقے سے طے نہ ہو پاتا۔ میں ان کی رہنمائی اور شفقت پر صمیم قلب سے شکر گزار ہوں۔

میں صدر شعبۂ اردو ڈاکٹر صائمہ ارم صاحبہ کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اپنے مفید مشوروں سے نوازا۔